خطبۂ جمعہ

عنوان

حج وعمرہ بدنی ومالی عبادت

مرتب:

حضرت ڈاکٹر مولانا محمد ظفر الدین برکاتی

ایڈیٹر ماہنامہ کنز الایمان، دہلی

خطبات جمعہ۔ خطابی سلسلہ۔ ۵

پیش کش: کل ہند مرکزی امام فاؤنڈیشن، دہلی

رابطہ نمبر:8595509193

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

أما بعد: فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم

فِيهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۗ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا ۗ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ (سورہ آل عمران 97)

ترجمہ: اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے اور جو انکار کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں:

1 - زیارت رب کعبہ بوسیلہ زیارت کعبہ ہی دراصل حج کی حقیقت ہے یعنی مکان کی زیارت سے مکین کی زیارت حاصل ہوتی ہے اور سچے زائرین کعبہ کے حج و عمرہ کا مقصد، خانہ کعبہ سے خداوند خانہ ہے۔ خانہ کعبہ تو درمیان میں اک بہانہ ہے۔ شیخ شرف الدین یحییٰ منیری

2 - حج، ارکان اسلام کا پانچواں رکن ہے اور دراصل رکن اعظم ہے کہ اس میں مالی اور بدنی عبادتیں جمع ہوتی ہیں جس میں ریاکاری اور دکھاوا حرام ہے۔ سچے دل سے زیارت اور حج کرنے والوں کو وہی بشارت دی جاتی ہے جو حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ والرضوان کو دی گئی کہ "تو سچے دل سے میری زیارت کرنے آیا ہے اور جس کی زیارت کی جاتی ہے، اس پر حق ہے کہ زیارت کرنے والے پر بخشش کرے"۔

3 - سچے عاشقوں اور خالص عبادت کرنے والے بندوں کے لئے کعبہ کا جمال، اس بے نشان محبوب کا اک ایمان افروز نشان ہے جسے دیکھ کر آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں جس کی نورانیت کے شراروں سے دل و دماغ بھی روشن ہو جاتے ہیں۔ اک غیبی آواز محسوس کرتے ہیں کہ "دیکھو دیکھو! شاید خانہ خدا کو دیکھتے دیکھتے صاحب خانہ بھی نظر آجائے اور چشمان طلب گار کے لئے نوید ہے کہ "میں تلاش کرنے والوں کی آنکھوں میں ظاہر ہوں "

4 - حجۃ مبرورۃ خیر من الدنیا ومافیھا. ارشاد سید المرسلین ہے کہ بارگاہ الٰہی میں مقبول حج، دنیا اور جو کچھ بھی دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔ وحجۃ مبرورۃ مالھا جزاء الا الجنۃ کہ رب العالمین کی بارگاہ میں پسندیدہ حج کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں ۔

5 - اس لئے حج و عمرہ اور کوئی بھی عبادت کرنے والے کو اپنی عبادت پر تکبر سے نفرت ہونی چاہیے کیونکہ اگر عبادت پر تکبر ہونے لگا تو عبادت، گناہ کے برابر ہو جاتی ہے، اب عبادت گزار عالم ہے تو جاہل شمار کیا جائے گا۔

برادران اسلام! حج کی فرضیت اور فضیلت ایک الگ مستقل موضوع ہے لیکن یہی دونوں حج کے بنیادی پہلو ہیں۔ احادیث میں ہے کہ حج کے تقاضوں کو پورا کرنے والا حاجی، گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے ابھی پیدا ہوا ہے۔ ایسا حاجی خود بھی بخشا جاتا ہے اور اپنے ساتھ بے شمار مسلمانوں کی مغفرت کا وسیلہ بنتا ہے اور سب سے بشارت یہ ہے کہ جس کے حق میں مغفرت کرے وہ بھی بخشا جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ والوں نے حج کے مقبول ہونے کی بڑی نشانی یہ بتائی ہے کہ جس شخص کی زندگی میں حج کے بعد واضح مثبت تبدیلی نظر آنے لگے کہ وہ نیکیوں کی طرف بھاگنے لگے، نیکیوں کی دعوت دینے لگے اور گناہوں سے دور بھاگنے لگے تو یقین کر لینا چاہئے کہ اس کا حج قبول ہے۔

دوسرا بنیادی پہلو بھی ایمان افروز ہے کہ حج درحقیقت پوری دنیا کے نمائندہ خوش حال اور خوش نصیب مسلمانوں کا روحانی اجتماع ہوتا ہے جس میں دنیا کے سبھی زائرین کعبہ ایک رنگ میں نظر آتے ہیں اور سفید لباس میں نظر آتے ہیں۔ حج کا یہ منظر ایک حدیث پاک کی یاد دلاتا ہے کہ جس نے نیک نیتی کے ساتھ گناہوں سے محفوظ رہتے

ہوئے حج کا سفر کیا اور حج کے سفر میں ہی یا حج کے ارکان کی ادائیگی کے دوران اس کا انتقال ہو گیا تو قیامت تک حج کے اجر و ثواب کا مستحق قرار پاتا ہے یعنی قیامت تک حج کے سفر میں شمار کیا جائے گا. سبحان اللہ

ہم نے قرآن پاک کی جس آیت کریمہ کی تلاوت کی ہے، اس سے متعلق بات کر لیتے ہیں :

فِيهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ(97)

ترجمہ: اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے اور جو انکار کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

خانہ کعبہ کی عظمت و شان کے بیان میں اللہ تعالیٰ فرمایا کہ خانہ کعبہ میں بہت سی فضیلتیں اور نشانیاں ہیں جو اس کی عزت و حرمت اور فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔ البتہ ان نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ پرندے کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو ادھر ادھر ہٹ جاتے ہیں اور جو پرندے بیمار ہو جاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں، اسی سے انہیں شفا ہوتی ہے اور وحشی جانور ایک دوسرے کو حرم کی حدود میں ایذا نہیں دیتے، حتّٰی کہ اس سرزمین میں کتے ہرن کے شکار کیلئے نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے. آج تو خانہ کعبہ کے ارد گرد جانوروں کے ٹھہرنے کی جگہیں باقی نہیں رہیں لیکن یہ خوبی واقعی ایمان کو تازہ کرتا ہے. دوسری عظمت یہ ہے کہ لوگوں کے دل بھی کعبہ معظمہ کی طرف کھنچتے ہیں جس کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بطور خاص دعا کی تھی اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور ہر شبِ جمعہ کو ارواحِ اولیاء اس کے ارد گرد حاضر ہوتی ہیں اور جو کوئی اس کی بے حرمتی و بے ادبی کا ارادہ کرتا ہے برباد ہو جاتا ہے۔ انہی نشانیوں میں سے مقام ابراہیم وغیرہ وہ امتیازی باتیں ہیں جن کا آیت میں بیان فرمایا گیا ۔(تفسیر خازن، اٰل عمران، تحت الآیۃ:98)

مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوئے تھے۔ یہ پتھر خانہ کعبہ کی دیواروں کی اونچائی کے مطابق خود بخود اونچا ہوتا جاتا تھا۔ اس میں حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے قدم مبارک کے نشان تھے جو طویل زمانہ گزرنے اور بکثرت ہاتھوں سے مَس ہونے کے باوجود ابھی تک کچھ باقی ہیں ۔

اس سے معلوم ہوا کہ جس پتھر سے پیغمبر کے قدم چھو جائیں وہ متبرّک اور شَعَآئِرُ اللّٰہ اور آیۃُ اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانی بن جاتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِ(سورہ بقرہ:۱۵۸)

ترجمہ: بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں پہاڑ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے قدم پڑ جانے سے شَعَائِرُ اللہ بن گئے۔ خانہ کعبہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پورے حرم کی حدود کو امن والا بنا دیا، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص قتل و جرم کر کے حدودِ حرم میں داخل ہو جائے تو وہاں نہ اس کو قتل کیا جائے گا اور نہ اس پر حد قائم کی جائے گی۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ اگر میں اپنے والد خطاب کے قاتل کو بھی حرم شریف میں پاؤں تو اس کو ہاتھ نہ لگاؤں یہاں تک کہ وہ وہاں سے باہر آئے۔ (تفسیر مدارک، اٰل عمران، تحت الآیۃ:98)

ایک بات یاد رکھیں کہ حرم سے مراد خانہ کعبہ کے ارد گرد کئی کلو میٹر پھیلا ہوا علاقہ ہے جہاں باقاعدہ نشانات وغیرہ لگا کر اسے ممتاز کر دیا گیا ہے۔ جو لوگ حج و عمرہ کرنے جاتے ہیں انہیں عموماً اس کی پہچان ہو جاتی ہے کیونکہ وہاں جا کر جب لوگوں کا عمرہ کرنے کا ارادہ ہوتا ہے تو عمرہ کرنے کے لئے حدودِ حرم سے باہر جا کر احرام باندھ کر آنا ہوتا ہے۔

اہم بات: اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کا تذکرہ ہے کہ حج پر جانے کے لئے اِستِطاعت شرط ہے۔ حدیث شریف میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی تفسیر ''زادِراہ'' اور ''سواری'' سے فرمائی ہے۔(سنن ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ اٰل عمران)

حج فرض ہونے کے لئے زادِراہ کی مقدار: کھانے پینے کا انتظام اس قدر ہونا چاہئے کہ جاکر واپس آنے تک اس کے لئے کافی ہو اور یہ واپسی کے وقت تک اہل و عیال کے خرچے کے علاوہ ہونا چاہئے۔ راستے کا امن بھی ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر حج کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی ۔

آیت میں یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ حج کی فرضیت بیان کر دی گئی، اب جو اس کا منکر ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے بلکہ سارے جہان سے بے نیاز ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرضِ قطعی کا منکر کافر ہے۔

حج کی تعریف و مسائل:

9 ہجری میں حج فرض ہوا. جس وقت حج کی آیت نازل ہوئی اس وقت صحابہ کرام میں یہ گفتگو ہونے لگی کہ حج ہر سال فرض ہے لیکن جب شارع اسلام نبی آخر الزماں علیہ الصلوۃ والسلام سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں نے "ہاں" کہہ دیا ہوتا تو واقعی ہر سال فرض ہو جاتا یعنی حج کا فرض ہونا قرآن پاک سے ثابت ہے لیکن حج کا پوری زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہونا رسول مختار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبرانہ اختیار کا نمونہ ہے. عرض یہ کرنا تھا کہ احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کے طواف کا نام ہے جس کے لئے ایک خاص وقت مقرر ہے کہ اس میں یہ افعال کیے جائیں تو حج ہے اور حج صرف خدا کی رضا کے لئے فرض ہے۔ یعنی دکھاوے کے لئے جس طرح حج کرنا حرام ہے، اسی طرح مالِ حرام سے حج کو جانا بھی حرام ہے۔ البتہ حج کو جانے کے لئے جس سے اجازت لینا واجب ہے بغیر اُس کی اجازت کے جانا درست نہیں مثلاً ماں باپ اگر اُس کی خدمت کے محتاج ہوں اور ماں باپ نہ ہوں تو دادا، دادی کا بھی یہی حکم ہے۔ یہ حج فرض کا حکم ہے اور نفل ہو تو مطلقاً والدین کی اجازت و اطاعت ہی سے کرے اور جب حج کے لئے جانے پر قادر ہو جائے تو حج فوراً فرض ہو گیا یعنی اُسی سال میں کر لینا چاہیے یا پھر اگلے سال یعنی تاخیر گناہ ہے اور چند سال تک نہ کیا تو پھر اس کی گواہی مردود ہے مگر جب بھی کرے گا، ادا ہی ہو گا قضا نہیں۔

ہمیں یہ یاد رہنا چاہیے کہ حج کا وقت شوال سے شروع ہو کر دسویں ذی الحجہ تک ہے کہ اس سے پہلے حج کے افعال و ارکان نہیں ہو سکتے۔(بہارِ شریعت، جلد اول)

آخری بات

حج کا یہ پہلو بھی ہمیں یاد رہنا چاہیے کہ حج اور حج کا طواف صرف خانہ کعبہ کا ہوتا ہے، باقی کسی بھی مقدس عمارت کا طواف اور حج نہیں ہوتا ۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ (آل عمران 96)

ترجمہ: بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے۔

دراصل یہودیوں نے کہا تھا کہ "ہمارا قبلہ یعنی بیتُ المقدس کعبہ سے افضل ہے کیونکہ یہ گزشتہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قبلہ رہا ہے اور یہ خانہ کعبہ سے پرانا بھی ہے۔ انہی کے رد میں یہ آیتِ کریمہ اتری۔(تفسیر خازن، اٰل عمران، تحت الآیۃ: 96) اور بتا دیا گیا کہ روئے زمین پر عبادت کیلئے سب سے پہلے جو گھر تیار ہوا وہ خانہ کعبہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ''کعبہ معظمہ بیتُ المقدس سے چالیس سال قبل بنایا گیا۔(صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء) اور فرشتوں کا قبلہ بیتُ المعمور ہے جو آسمان میں ہے اور خانہ کعبہ کے بالکل اوپر ہے۔(کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فی فضائل الامکنۃ)

اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں کعبہ معظمہ کی بہت سی خصوصیات بیان ہوئی ہیں :

(1)کعبہ سب سے پہلی عبادت گاہ ہے کہ حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اس کی طرف نماز پڑھی۔

(2)کعبہ تمام لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا جبکہ بیتُ المقدس مخصوص وقت میں خاص لوگوں کا قبلہ رہا۔

(3) کعبہ، مکہ معظمہ میں واقع ہے جہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے۔

(4)کعبے کا طواف اور حج فرض کیا گیا۔بیت المقدس کا طواف اور حج فرض نہیں .

(5) حج ہمیشہ صرف اسی کا ہوا، بیتُ المقدس قبلہ ضرور رہا ہے لیکن کبھی اس کا حج نہ ہوا۔

(6)قرآن پاک میں اسے امن کا مقام قرار دیا۔بنی اسرائیل کے باپ دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس کی تعمیر کی اور امن کی دعائیں کی .

(7) اس میں بہت سی نشانیاں رکھی گئیں جن میں ایک مقام ابراہیم ہے۔قرآن پاک کی سورہ اسرائیل میں بیت المقدس کے ارد گرد میں بھی نشانیوں کے ہونے کا تذکرہ ہے جہاں سے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کا سفر شروع کیا.

پیغام عمل:

حج وعمرہ خالص عبادت ہیں،اس لئے حج وعمرہ کے سفر کو تفریح نہ بنایا جائے،ہر پل رب کی بارگاہ میں حاضری کے ساتھ دل ودماغ کی حاضری کو بھی یقینی بنایا جائے نہ کہ ہر پل کی تصویر بنا کر یا ویڈیو بنا کر دوست احباب اور گھر والوں کو شیر کیا جائے. حج وعمرہ کے سفر میں آمدنی کے بہت سے ذرائع ہیں لیکن کسی زائر کعبہ اور عمرہ کرنے والے کی نادانی، ناتجربہ کاری اور بھولے پن کا ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جائے بلکہ حق المحنت کی حد تک اپنا پورا حق لینے کا بھرپور حق ہے. اپنے اہل خانہ، رشتے داروں اور احباب ومتعلقین سے معافی تلافی ضروری ہے لیکن واقعی جن کا حق بنتا ہے ان سے ملاقات کر کے معافی تلافی کی جائے ورنہ دکھاوے کی معافی تلافی کا کوئی حاصل نہیں. حج وعمرہ کی دعوت کرنا لازمی نہیں لیکن کوئی بھی عمل ہو شرعی تقاضوں کا خیال رکھا جائے.

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے صدقے سبھی حاجیوں کے سفر حج اور حج کے ارکان ومناسک کو قبول فرمائے. آمین